Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا
سیفون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۶ ● اتوار ۱۰ جمادی الاول ۱۴۰۲ ہجری ، ۷ امان ۱۳۶۱ ہش ، ۷ مارچ ۱۹۸۲ء ● نمبر ۵۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ - ۶ امان / مارچ - سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ!

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کو روح القدس کی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین!

عرب گھوڑے پالیں اور اس کی افزائشِ نسل کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کریں

عرب گھوڑوں کے جسموں اور خون میں برکت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کے ذریعہ پہنچی ہے

چونکہ گھوڑوں کی اس نسل کو حضور کا بہت پیار ملا اس لیے یہ برکتوں سے بھری ہوئی ہے

آٹھویں سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کی اختتامی تقریب سے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

ربوہ - ۶ امان / مارچ - سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب کو تلقین فرمائی ہے کہ عرب گھوڑے پالیں اور ان کی افزائش نسل کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کریں۔ حضور نے عربی گھوڑے کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس نسل کے جسم اور خون میں جو برکت ہے وہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک سے پہنچی ہے حضور ایدہ اللہ آج یہاں ایوانِ محمود میں آٹھویں سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کی اختتامی تقریب سے خطاب فرما رہے تھے۔ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ بارش ہماری زندگی کا ضروری اور لازمی حصہ ہے۔ ایک وقت تھا جب نہ امتِ مسلمہ کا کوئی فرد بارش کی پرواہ کرتا تھا اور نہ اس کا گھوڑا۔ اب یہ کمزوری پیدا ہو گئی ہے کہ گھوڑا تو پرواہ نہیں کرتا مگر انسان کر رہا ہے

حضور نے فرمایا کہ اس بات کے پیشِ نظر میں نے ایک نئی تجویز یہ سوچی ہے کہ ایک اضافی مقابلہ برسات کے دنوں میں موسلا دھار بارش کے دوران کروایا جائے گا تاکہ گھوڑے اور انسانوں کو پرکھا جا سکے۔ حضور نے فرمایا۔ گھوڑا تو اس کی پرواہ نہیں کرے گا مگر انسانوں کو ایسا لباس پہننا پڑے گا کہ وہ گرمی سردی۔ بہار۔ خزاں ہر موسم میں بارش کے وقت گھوڑے پر سواری کر سکیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گھوڑوں کی تربیت کے بلند معیار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری تاریخ میں ایک واقعہ یہ بھی نظر آتا ہے کہ ایک گھوڑی اپنے جسم پر ایک سوار کو بٹھائے ۵۰ میل تک بغیر کچھ کھائے پیئے دوڑتی چلی گئی اپنے آقا کی عزت کو بچانے کے لئے (اس دوران حضور نے ایک ناگوار واقعہ پر بعض لوگوں کو سرزنش بھی فرمائی)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عرب گھوڑے کی بعض اور خصوصیات کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک تاریخی واقعہ کا حوالہ دیا اور فرمایا کہ ایک عرب گھوڑا ۹۵ میل تک پہاڑی علاقے میں مسلسل دوڑتا رہا تاکہ جلد سے جلد نپولین کو فرانس کی فتح کی خوشخبری سنائی جا سکے۔ فرانسیسی سوار جب یہ پیغام لے کر پہنچا اور گھوڑے سے اتر کر متعلقہ افسر کو پیغام سنایا تو اسی وقت ضعف کے مارے گر کر مر گیا اور اس کا گھوڑا اس وقت بھی اپنا پاؤں زمین پر مار رہا تھا کہ مجھے ابھی اور چلاؤ۔ حضور نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

باقی صفحہ ۵ پر

غیر معمولی موسم کی وجہ سے آٹھواں سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ

وقت سے پہلے ختم کرنا پڑا:

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انعامات تقسیم فرمائے اور اختتامی دعا کروائی:

ربوہ - ۶ امان / مارچ - آٹھواں سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ آج یہاں دن کے قریباً ۲½ بجے اختتام پذیر ہو گیا۔ امسال مسلسل بارش کی وجہ سے تمام مقابلے منعقد نہ ہو سکے صرف گھوڑوں کی نمائش کا مقابلہ کروایا گیا۔ اختتامی تقریب سے جو ایوانِ محمود میں منعقد ہوئی۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا اور عربی گھوڑوں کو پالنے کی طرف توجہ دلانے کے علاوہ عربی گھوڑوں کی خصوصیات پر روشنی ڈالی۔

اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم لئیق احمد صاحب طاہر نے کی بعد ازاں مکرم مغفور احمد صاحب قمر مربی سلسلہ نے حضرت اقدس کا پر معارف اور شیریں کلام "کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا" ترنم سے

باقی صفحہ ۵ پر

● حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کل بروز جمعہ کئی دن کے بعد بلڈ پریشر معمول پر آنے کی وجہ سے بہتر رہی اب طبیعت بہتر ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین!

● مکرم صلاح الدین صاحب ۱۸۷ - اے رحیم پارک ملتان روڈ لاہور نے بذریعہ تار الفضل کو اطلاع دی ہے کہ محترم شیخ نصیر احمد صاحب مالک لائیڈ سائنٹفک سٹور لاہور کی حالت بہت خراب اور تشویشناک ہو گئی ہے۔ احباب کرام سے اس نیک اور مخیر وجود کی معجزانہ شفایابی کے لیے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

● محترم سید محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر کرناٹک عارضہ قلب کی وجہ سے ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ موصوف مخلص جانی اور مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو کامل صحت دے اور سلسلہ کی خدمات بجا لانے کی توفیق دے۔

(عبدالمومن مبلغ سلسلہ یادگیر حال ربوہ)

● ربوہ: ۶ مارچ - آج یہاں شام پانچ بجے کے قریب محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر ضلع کوئٹہ صوبہ بلوچستان کی صاحبزادی عزیزہ ناہید حنیف سلمہا کی تقریب رخصتانہ ہمراہ مکرم شیخ عبدالواسع صاحب ابن مکرم شیخ عبدالمجید صاحب آف فیصل آباد احاطہ دفتر انصار اللہ میں انجام پائی۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ نے بھی از راہ شفقت شرکت فرمائی اور عزیزہ کو اپنی دعاؤں سے رخصت کیا۔ حضور ایدہ اللہ قریباً پونے پانچ بجے تشریف لائے۔ تقریب کا باضابطہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم قاری عاشق حسین صاحب نے کی۔ بعدہٗ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید نے حضرت اقدس کے دعائیہ اشعار اور اس کے بعد اپنی دعائیہ نظم ترنم سے سنائی۔ بعد ازاں حضور نے دعا کروائی اور اس طرح سے یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

مکرم شیخ عبدالواسع صاحب کا نکاح مورخہ

(باقی صفحہ ۵ پر)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ، پبلشر: مسعود احمد ، پرنٹر: سید عبدالحی ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۰ جمادی الاول ۱۴۰۲ھ

۷ امان ۱۳۶۱ ہش

ایک نافرمان قوم کا اصلاح سے اعراض اور اس کا انجام

ہم قرآن مجید کی رو سے یہ امر واضح کر چکے ہیں کہ جس زمانہ میں اللہ تعالیٰ اصلاح خلق کی غرض سے کوئی مامور مبعوث کرتا ہے اُس وقت اپنی ناگفتہ بہ حالت کو دیکھ کر لوگوں کی روحیں از خود اندر سے پکار رہی ہوتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندۂ اخص کو مبعوث کرے جو انہیں گمراہی کی دلدل سے نکال کر پھر ہدایت کی راہ پر از سر نو گامزن کر دے لیکن جب اللہ تعالیٰ اپنے ایک بندہ کو اصلاحِ خلق کے عظیم الشان کام پر مامور کر کے مبعوث کر دیتا ہے تو وہ اس پر ایمان لانے اور اس کے بتائے ہوئے راستہ پر چلنے کی بجائے اس کی مخالفت کرنے لگتے ہیں اور اس کے دشمن بن جاتے ہیں۔

آج اس ضمن میں ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ عام فساد و بگاڑ کے اس زمانہ میں لوگوں کی نگاہیں امداد غیبی کے لئے آسمان کی طرف ہی نہیں اٹھ رہی ہوتیں اور ان کے شب و روز کسی مامور من اللہ کے انتظار میں ہی نہیں گزر رہے ہوتے بلکہ ان کی نگاہیں اللہ تعالیٰ کے اس بندۂ اخص کی طرف بھی از خود اٹھنے لگتی ہیں۔ جسے خدا تعالیٰ ان کی راہ نمائی کے لئے منتخب کرنے کا فیصلہ کرتا ہے۔ ان کے دل گواہی دے رہے ہوتے ہیں کہ اس طوفانِ ضلالت میں یہ شخص ہی ہماری کشتی کو سلامتی سے گزار کر کنارے پر لگا سکتا ہے لیکن جب خدا تعالیٰ اسے مبعوث کر دیتا ہے تو پھر انتظار کرنے والے اس کے خلاف تیر کمان کھینچ لیتے ہیں۔ اس کی واضح مثال ہمیں اُس زمانہ کے حالات میں ملتی ہے جب اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔

حضرت صالح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے قوم ثمود کی طرف نبی بنا کر بھیجا تھا۔ قوم ثمود اس لحاظ سے قوم عاد کی جانشین تھی کہ اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کی تباہی کے بعد قوم ثمود کو سرافراز کیا اور اسے جاہ و حشمت عطا کر کے بہت عروج بخشا۔ عاد کی طرح یہ بھی ایک بہت ترقی یافتہ اور متمدن قوم تھی۔ چشموں، باغات، زرعی پیداوار کی بہتات اور رہائشی سہولتوں سے مزین شہروں اور آبادیوں کی کثرت کی وجہ سے اسے اپنے زمانہ میں ایک منفرد مقام حاصل تھا۔ پہاڑوں کو تراش کر عالی شان مکان بنانے میں اسے خاص مہارت حاصل تھی۔ دولت کی فراوانی کے باعث یہ قوم بھی خوشحالی کے فتنہ میں مبتلا ہوئے اور گناہوں میں ملوث ہوئے بغیر نہ رہی۔ جب گناہوں کی کثرت اپنی انتہاء کو پہنچ گئی اور معاشرے میں خطرناک قسم کا فساد رونما ہونے کے باعث تمدنی اور اخلاقی قدریں مسلسل پامال ہونے لگیں تو لوگوں کے دلوں میں اصلاح احوال کی انسانی کوششوں کی ناکامی کے بعد رہ رہ کر یہ تمنا ابھرنے لگی کہ خدا تعالیٰ اپنا کوئی بندۂ اخص مبعوث کرے جو انہیں تباہی کے راستہ سے ہٹا کر امن و عافیت کی شاہراہ پر دوبارہ گامزن کر دے۔ یہی نہیں بلکہ پوری قوم میں سے صالح نامی ایک سب سے اصلح شخص کی طرف لوگوں کی نظریں اٹھنے لگیں کہ یہ شخص انہیں ان برائیوں سے بچا سکتا ہے جن میں وہ سر سے پاؤں تک غرق ہیں۔ پوری قوم اس مرد صالح کی دل سے معتقد ہو کر اس کی دل سے عزت کرنے لگی۔ ان کا خیال تھا کہ یہ شخص کسی تدبیر سے چشم زدن میں ان کے لئے پیدا ہونے والے خطرات کو محو کر کے رکھ دے گا اور وہ خطرات سے محفوظ ہو کر امن و سکون کی زندگی بسر کرنے لگیں گے۔

یہ اصلح شخص جس کی طرف پوری قوم کی نگاہیں اٹھ رہی تھیں حضرت صالح علیہ السلام تھے لیکن جونہی اللہ تعالیٰ نے انہیں ماموریت کے مقام پر فائز کر کے اصلاح خلق کا کام ان کے سپرد کیا اور انہوں نے لوگوں کو گناہ آلود زندگی سے تائب ہو کر خدائے واحد کی عبادت کی طرف بلایا اور انہیں آخرت کی زندگی پر ایمان لانے اور اس کے مطابق اس زندگی میں نیک اعمال بجا لانے کی تلقین کی تو پوری کی پوری قوم ان کے خلاف اٹھ کھڑی ہوئی اور متکبر لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ اس شخص سے تو بڑی امیدیں وابستہ تھیں اسے کیا ہوا ہے کہ یہ نبی بن بیٹھا ہے اور ہمیں ہمارے مسلک سے ہٹا کر ہمیں اور ہی باتوں کی تعلیم دے رہا ہے، یہ تو ہمیں تمام آسائشوں سے محروم کر کے سراسر بے کیف زندگی کا عادی بنانا چاہتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے کہا۔

يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝

(ھود آیت ۶۳)

ترجمہ:۔ اے صالح! اس سے پہلے (تو) تو ہمارے درمیان (آئندہ کے لئے) امید کی جگہ (سمجھا جاتا) تھا (یعنی ہم نے تجھ سے بڑی بڑی امیدیں وابستہ کی ہوئی تھیں) کیا تو (اپنی اس عقل و دانش کے باوجود) ہمیں اس بات سے روکتا ہے کہ ہم ایسی چیز کی عبادت کریں جس کی عبادت ہمارے باپ دادے کرتے آئے ہیں۔ اور (سچ تو یہ ہے کہ) جس بات کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے اس کے متعلق ہم ایک بے چین کر دینے والے شک میں (پڑے ہوئے) ہیں۔

نیز انہیں آخرت پر ایمان لانے اور اس کے مطابق نیک اعمال بجا لانے کی تلقین بھی بہت دوبھر معلوم ہوئی کیونکہ اس سے ان کے مادی عیش و آرام میں فرق آتا تھا۔ چنانچہ ان کی سابقہ عقیدت دیکھتے ہی دیکھتے غت ربود ہو گئی۔ وہ حضرت صالحؑ کے خلاف لوگوں کو بھڑکانے لگے انہوں نے کہا:

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝ وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝ اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ۝ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ۝ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝

(المومنون آیات ۳۴ تا ۳۹)

ترجمہ:۔ اور اس (یعنی صالح) کی قوم میں سے جنہوں نے کفر کیا تھا اور مرنے کے بعد خدا سے ملنے کا انکار کیا تھا اور جن کو ہم نے اس زندگی میں مالدار بنایا تھا ان کے سردار نے کہا یہ تو تمہارے جیسا ایک آدمی ہے۔ انہی کھانوں میں سے کھاتا ہے جو تم کھاتے ہو اور انہیں پانیوں میں سے پیتا ہے جو تم پیتے ہو۔ اور اگر تم اپنے جیسے ایک آدمی کی بات مانو گے تو تم گھاٹا پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے کیا وہ تم سے وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور مٹی ہو جاؤ گے اور ہڈیاں بن جاؤ گے تو تم (پھر زندہ کر کے) نکالے جاؤ گے بعید از قیاس ہے بہت ہی بعید از قیاس وہ وعدہ جو تم سے کیا جا رہا ہے۔ زندگی تو صرف اس دنیا کی زندگی ہے۔ ہم کبھی مردہ حالت میں ہوتے ہیں اور کبھی زندہ حالت میں۔ اور ہم کبھی مرنے کے بعد دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے۔ یہ تو (صرف) ایک اکیلا شخص ہے جو اللہ پر جھوٹا افترا کر رہا ہے اور ہم اس کی باتوں کو کبھی نہیں مانیں گے۔

ان آیات سے یہ امر صاف عیاں ہے کہ قوم ثمود کو پہلے اپنے اخلاقی اور معاشرتی انحطاط سے نجات کی راہ یہی نظر آتی تھی کہ اللہ کا کوئی خاص بندہ ظاہر ہو جو انہیں گمراہی کی دلدل سے نکال کر راہ ہدایت پر از سر نو گامزن کرے۔ انہیں پوری قوم میں سے صالح (علیہ السلام) ہی ایک ایسے فرد نظر آتے تھے جو ان کی راہ نمائی کا فرض ادا کر سکتے تھے۔ اور انہوں نے ان سے بڑی بڑی امیدیں وابستہ کر رکھی تھیں لیکن جونہی اللہ تعالیٰ نے انہیں ماموریت کے مقام پر فائز کیا اور انہوں نے اپنے مامور من اللہ ہونے کا اعلان کر کے قوم کو ہدایت کی طرف دعوت دی تو قوم کے سرداروں نے جنہیں اپنی سرداری جاتی دکھائی دیتی تھی قوم کو بھڑکا کر ان کے خلاف کر دیا اور قوم حضرت صالحؑ پر ایمان لانے کی بجائے ان کو اپنے مشن میں ناکام کرنے پر تل گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ گناہوں میں اور زیادہ ملوث ہوتے چلے گئے۔ اور بالآخر عذاب کا نشانہ بنے بغیر نہ رہے۔ حضرت صالحؑ نے بہت کوشش کی کہ انہیں خدا کی امان میں جمع کریں۔ لیکن انہوں نے اپنے کرتوتوں سے خدا کے غضب کو بھڑکایا اور ان کے حق میں عذاب الٰہی سے متعلق خدائی نوشتے پورے ہو کر رہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان خدائی نوشتوں اور ان کے مطابق آنے والے عذاب کا بھی تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لسانیات کی دنیا میں شیخ محمد احمد صاحب مظہر کا تازہ انقلاب انگیز کارنامہ

دنیا کی قدیم ترین زبان سنسکرت نہیں بلکہ عربی ہے

کتاب "SUNSKRIT TRACED TO ARABIC" سنسکرت کا منبع و ماخذ عربی ہے شائع ہو گئی

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید - ربوہ

عالمی شہرت کے حامل علم لسانیات کے نامور ماہر اور منفرد محقق محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی انقلاب آفرین اور تاریخی تصنیف جس کا دنیا بھر کے علمی حلقوں کو بڑی شدت سے انتظار تھا عنوانِ بالا کے تحت منظر عام پر آگئی ہے الحمد للہ

پونے تین سو صفحات پر مشتمل یہ کتاب زبانوں کی تحقیق کی دنیا میں ایک ایسا سنگِ میل ہے جس نے زبانوں کی قدامت کے بارے میں سینکڑوں سال سے قائم نظریات کو ٹھوس دلائل کیساتھ مسترد کر کے رکھ دیا ہے۔

ماہرین لسانیات اب تک اس نظریہ پر قائم تھے کہ ہندوستان کی قدیمی زبان سنسکرت دنیا کی سب سے پرانی اور قدیم زبان ہے۔ محترم شیخ صاحب موصوف نے محکم اور ٹھوس لسانی اصولوں کی کسوٹی پر پرکھ کر یہ نظریہ غلط ثابت کر دیا ہے اور اس کے بالمقابل ناقابلِ تردید دلائل کی رو سے یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ دنیا کی قدیمی زبان اور ساری زبانوں کی ماں سنسکرت نہیں بلکہ عربی ہے۔

"جو بات بظاہر ناممکن معلوم ہوتی تھی وہ ایک حسابی صداقت کی طرح بپایۂ ثبوت پہنچ گئی"

جب محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی معرکہ آرا تصنیف "ENGLISH TRACED TO ARABIC" یعنی انگریزی زبان کا ماخذ عربی ہے پہلی بار منظر عام پر آئی تو اس نے علم لسانیات میں ایک نئے اور انقلاب آفرین باب کا اضافہ کر دیا اور بہت جلد علمی حلقے اسکی طرف متوجہ ہونے پر مجبور ہو گئے۔ چنانچہ ۲۸ مارچ ۱۹۷۵ء کو "پاکستان ٹائمز" کے مقالہ نگار نے اس پر ایک مبسوط تبصرہ شائع کرنے کے بعد تبصرے کا ماحصل ان الفاظ میں بیان کیا۔

"کتاب زیر نظر کا ہر صفحہ حیرت انگیز اور دلآویز ہے مصنف کے دریافت کردہ فارمولے روشن مثالوں سے پرہن کئے گئے ہیں اور جو بات بظاہر ناممکن نظر آتی تھی وہ ایک حسابی صداقت کی طرح بپایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے"

بعد ازاں موقر ادبی رسالہ "صحیفہ" نے اپنی اپریل ۱۹۷۰ کی اشاعت میں اس کتاب پر آٹھ صفحات پر مشتمل ایک مفصل تبصرہ کیا اور مصنف کی بیس سالہ محنت شاقہ کو سراہتے ہوئے انہیں ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔

"مصنف نے لسانیات کے شعبے میں ایک ایسا صحیح اور محکم نظریہ پیش کیا ہے جس سے السنۂ عالم کے اوّلین ماخذ کے متعلق اختلافات ختم ہو جانے چاہئیں"

پہلے تبصرہ کے پندرہ سال بعد ایک بار پھر اس عظیم تحقیق میں دلچسپی لیتے ہوئے پاکستان ٹائمز مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۸۰ء نے نہایت مبسوط اور سیر حاصل تقریظ قلمبند کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"لسانیات کی تاریخ میں مصنف کی تحقیق اور انکشافات کا وہی مقام ہے جو "میکس مُلر" اور "سر ولیم جونز" کے انکشافات کا ہے"

نیز لکھا،

"جب سنسکرت کے متعلق مصنف کی کتاب شائع ہوگی تو یہ ایک فیصلہ کن معرکہ ہوگا"

اور ــــ اب لسانیات کی دنیا میں یہ فیصلہ کُن انقلاب برپا ہو چکا ہے "سنسکرت کا منبع و ماخذ عربی ہے" نامی یہ کتاب چھپ گئی ہے۔

اس میں سنسکرت کے مادے، مشتقات اور مرکب الفاظ جن کی تعداد نو ہزار کے قریب پہنچتی ہے درج کر کے نہایت صفائی اور کے سہولت کے ساتھ یہ ثابت کیا گیا ہے کہ سنسکرت زبان اصل میں عربی زبان سے نکلی ہے۔ یہ کتاب اگرچہ اونچا علمی معیار رکھتی ہے مگر اسکی یہ خوبی ہے کہ اندازِ بیان سادہ ہے اور بات آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے اور حسابی فارمولے بڑی سہولت سے کھل جاتے ہیں۔

یہ کتاب محمد احمد صاحب مظہر کی قریباً بیس سال کی محنت شاقہ کا نچوڑ ہے طباعت روشن اور عمدہ ہے جلد سنہری اور مضبوط ہے کتاب زیادہ تعداد میں نہیں چھاپی گئی اس لئے جلد حاصل کریں۔

اس عظیم الشان تحقیق کا پس منظر

محترم شیخ صاحب کی اس عظیم علمی تحقیق کا آغاز (جس کی دلکش لڑی میں اب تک سینتالیس زبانوں کے چمکتے ہوئے موتی پروئے جا چکے ہیں) حضرت اقدسؑ ..... کی انقلاب آفرین کتاب "منن الرحمٰن" کے مطالعہ سے ہوا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے منن الرحمٰن ۱۸۹۵ء میں تصنیف فرمائی اور اللہ تعالیٰ سے علم پا کر دنیا میں پہلی بار تحدی سے یہ حیرت انگیز انکشاف شائع فرمایا کہ زبان عربی وہ سب سے پہلی زبان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے الہاماً سکھائی گئی۔ اور دنیا کی تمام زبانیں اس منبع صافی سے نکلی ہیں۔ یہ زبانیں شاخ در شاخ پھوٹتی ہوئی تمام عالم میں پھیل گئیں اور افتادِ زمانہ اور مختلف جغرافیائی اور تمدنی اثرات کے تابع اپنی ساخت اور ہیئت تبدیل کرتی چلی گئیں یہاں تک کہ ان کا حلیہ اس حد تک بدل گیا کہ ایک دوسرے سے ممتاز بظاہر الگ الگ زبانیں دکھائی دینے لگیں ہیں۔ آپ نے ان بنیادی محرکات پر لمبی روشنی ڈالی جن کے تابع ہو کر یہ زبانیں اپنے ماخذ سے دور ہٹتے ہوئے تبدیل ہونے لگتی ہیں۔ اور اصولی رہنمائی فرمائی کہ کس طریق پر زبانوں کو اصل ماخذ کی طرف لوٹایا جا سکتا ہے مٹے ہوئے آثار کو اجاگر اور بگڑے ہوئے نقوش کو اصلی صورت پر بحال کیا جا سکتا ہے۔ مزید برآں آپ نے بدلائل قاطعہ اس نظریہ کو سختی سے ردّ فرمایا کہ سنسکرت دوسری سب زبانوں کا منبع اور ماخذ ہے۔

یہ وہ زمانہ تھا جب تمام دنیا کے ماہر لسانیات اس مفروضہ پر متفق تھے کہ سنسکرت دنیا کی زبانوں کی ماں ہے۔ پس قادیان سے اٹھنے والی اس پرشوکت مگر تنہا آواز پر کسی نے کان نہ دھرا اور اسے درخورِ اعتنا نہ سمجھا گویا یہ ایک صدا بصحرا تھی۔

لیکن تقدیر الٰہی کا فیصلہ کچھ اور تھا اور یہ مقدر ہو چکا تھا کہ اس تنہا آواز ہی کو ہر دوسری آواز پر فوقیت دی جائے گی۔ اور اس منفرد نظریہ کو ہی ہر دوسرے نظریہ پر غالب کیا جائے گا۔ چنانچہ بیسویں صدی کے نصف اوّل ہی میں ماہرین لسانیات کے نظریات میں تبدیلی پیدا ہونی شروع ہوئی۔ اور نئے شواہد نے انہیں اس حقیقت کو تسلیم کرنے پر مجبور کر دیا کہ ان کا یہ نظریہ بے بنیاد تھا کہ سنسکرت ام الالسنہ ہے اور دوسری تمام زبانیں اس سے نکلی ہیں۔ چنانچہ فی زمانہ ماہرین السنہ کا اس امر پر اجتماع ہو چکا ہے کہ اور کوئی زبان ہو تو ہو سنسکرت بہرحال ام الالسنہ نہیں ہے۔

علمی جہاد کے اس نئے میدان میں جس کا دروازہ "منن الرحمٰن" نے کھولا حضرت شیخ صاحب نے بڑے خلوص اور عزم اور ہمت کے ساتھ قدم رکھا اور حضرت اقدس کے بیان فرمودہ نکات پر گہرے غور و فکر کے ساتھ نہایت محققانہ طریق پر وہ اصول مرتب کئے۔ جن کے اطلاق سے ہر زبان کے الفاظ کو ان کے ماخذ کی طرف لوٹایا جا سکتا ہے۔ آپ نے ۳۶ سال میں بڑی لگن اور محنت کے ساتھ لسانیات کے موضوع پر ثقہ اور مستند کتب کا مطالعہ کیا اور اس علم کے اسرار سے خوب اچھی طرح واقف ہونے کے بعد مختلف زبانوں کے ماخذ کی تحقیق کے سخت محنت طلب کام کا آغاز کیا۔ جوں جوں آپ اس تحقیق میں آگے بڑھتے رہے قطعی شواہد کی روشنی میں آپ کا یہ یقین پختہ تر ہوتا چلا گیا۔ کہ حضرت اقدس کا یہ دعویٰ حرف بحرف درست ہے کہ قرآن حکیم کی زبان یعنی عربی ہی تمام دوسری زبانوں کی ماں ہے اور خطۂ ارض کی ہر زبان نے عربی کی کوکھ سے ہی جنم لیا ہے۔

اس سلسلے میں محترم شیخ صاحب نے دس بنیادی اصول طے کئے۔ یہ دس اصل الاصول کیا تھے گویا دس چابیاں تھیں جن سے لفظوں کے تالے کھلتے چلے گئے۔ لیکن بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ بعض الفاظ ایسی زنگ آلود حالت میں ملتے تھے کہ کسی صورت کھلنے کا نام نہ لیتے تھے۔ چنانچہ ایسے بھی بعض الفاظ کی عقدہ کشائی کے لئے بعض اوقات آپکو سال ہا سال تک مسلسل محنت اور جستجو کرنی پڑی۔ یہاں تک کہ بالآخر خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان عقدوں کو حل کرنے کا سلیقہ سکھا دیا۔ میں سمجھتا ہوں یہ کامیابی آپ کی پرخلوص دعاؤں کا صلہ تھی۔ ورنہ تنِ تنہا کسی عالم کے بس کی یہ بات نہ تھی کہ ان سخت مشکل اور ناقابلِ عبور مراحل سے گزر سکتا۔ گویا جو قفل علم کی چابیوں سے نہ کھل سکے وہ دعا کی "سِمسِم" نے کھول دیئے

خدمت کا ثمرہ

غرض آپ کی ۳۶ سال کی محنت شاقہ کا یہ ثمرہ ہے کہ آج تک آپ کو سینتالیس زبانوں کی لغات کو حل کرنے اور یہ ثابت کرنے کی توفیق مل چکی

ہے کہ ان کا ماخذ اور منبع عربی ہے ۔ ان میں اٹھارہ ۱۸ ایشیاء کی ۔ ۱۲ ۔ افریقہ کی اور سترہ ۱۷ امریکہ اور یورپ کی زبانیں شامل ہیں ۔ ان زبانوں کے طباعت طلب الفاظ کا مجموعہ ایک لاکھ سے اوپر ہے گویا ایک لاکھ سے زائد مرتبہ آپ نے لفظوں کو اٹھایا اور پرکھا اور ہر پہلو سے جانچ کر عربی کے اس لفظ کی تلاش کی جس کی کوکھ سے یہ پیدا ہوا تھا اور بالآخر اس گمشدہ بچے کو ماں کی گود میں جا بٹھایا ۔

ہر چند کہ آپ داد و تحسین سے مستغنی ہیں تاہم آپ کی یہ خدمت کئی پہلوؤں سے تحسین کے لائق ٹھہرتی ہے ۔ مثلاً اس پہلو سے کہ یہ عربی کی خدمت ہے ۔ اس پہلو سے کہ یہ تحقیق تمام دنیا کو متحد کرنے کی طرف لیجانے والی قرآنی تعلیم کو پھیلانے کا ایک مرحلہ ہے ۔ اس پہلو سے کہ یہ تحقیق حضرت اقدس کی صداقت کا ایک زندہ جاوید ثبوت ہے اور آپ کے ایک عظیم معجزہ کی تائید میں بے شمار قطعی شواہد کو ایک سائنسی صداقت کے طور پر پیش کرنے والی ہے ۔

حق یہ ہے کہ وہ کام جو بیسیوں محققین کو مل کرنا چاہیئے تھا تنہا آپ نے اس کا بیڑا اٹھایا اور بڑی خوش اسلوبی اور کامیابی کے ساتھ اس بھاری ذمہ داری کا حق ادا کر دیا ۔ اس موقع پر یہ شعر صادق آتا ہے کہ :۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

بلاشبہ یہ تحقیق آپ کو ان قابلِ رشک علماء کی صف میں لا کھڑا کرتی ہے جنہیں علم کی سند دنیا کی کسی یونیورسٹی نے نہیں بلکہ اُس امامِ زماں نے عطا کی ہو جو تعلیم کتاب و حکمت کے لئے عزیز و حکیم خدا کی طرف سے مامور کیا گیا ہو ۔ دیکھئے اس مضمون پر لب کشائی کرتے ہوئے کہ عربی زبان ام الالسنہ ہی ہے ۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں ۔

"یہ علمی تحقیقات ہے جس میں کسی مذہب کا کوئی جاہل بول نہیں سکتا ۔ کیونکہ اس جگہ کلام کرنے کے لئے علم کی ضرورت ہے اس میں فضول اور بے تعلق باتیں کام نہیں دے سکتیں ۔" (منن الرحمٰن)

سب تعریف اللہ تعالےٰ کے لئے ہے ۔ جس کے فضل سے حضرت شیخ صاحب کو یہ قابلِ رشک سعادت نصیب ہوئی ہے کہ جس انقلاب آفرین علمی تحقیق کا آغاز خود امام الزماں علیہ السلام نے فرمایا تھا اس کی تکمیل کے لئے عملاً اپنی زندگی وقف کر دی اور حضور علیہ السلام کی فتح کا جھنڈا ایک کے بعد دوسری بلند ترین چوٹی پر نصب کرتے رہے ۔

قدردانی مؤقر ادبی رسالہ "صحیفہ" اپنے تبصرہ میں یہ لکھتا ہے ۔

"حق یہ ہے کہ مصنف نے صحیح نقطہ سے اپنے سفر کا آغاز کیا اور فراموش کردہ حقیقت کو تلاش کر کے تابندہ و درخشندہ صورت میں منظرِ عام پر پیش کر دیا ۔ مصنف اس کارنامہ کے لئے مبارکباد کا مستحق ہے اور یہ کتاب اس لائق ہے کہ ہر اہلِ علم کے زیرِ مطالعہ آئے ۔ ایسی علمی اور تحقیقی تصانیف کی قدردانی نہایت ضروری ہے ۔"

زیرِ نظر کتاب ہی کو لیجئے ۔ سنسکرت کے بارہ میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ نہایت مشکل زبان ہے لیکن مصنف نے واضح اصولوں کے تحت جس آسان پیرائے میں اسے ماخذ کی طرف لوٹایا ہے ۔ اس کے نتیجہ میں یہ مشکل زبان بھی نکھر کر عام فہم اور صاف اور روشن ہو جاتی ہے گویا چاند بادلوں سے نکل آیا ہے ۔

یہ ایک گہری علمی تحقیق ہے جس کی اصل قدردانی ماہرین لسانیات ہی کر سکتے لیکن موجودہ محدود وسائل کے ساتھ اصل مشکل یہی ہے کہ ماہرین لسانیات تک یہ کتاب کیسے پہنچائی جائے ۔ اس ضمن میں میرے ذہن میں حسب ذیل تجاویز ہیں جن سے توقع رکھتا ہوں کہ دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلے ہوئے مخلصین جماعت ان کو بروئے کار لا کر اس اہم خدمت میں ہاتھ بٹانے کا موجب بنیں گے ۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء ۔

۱ ۔ کتاب اس قابل ہے کہ اسکی کثیر اشاعت کی جائے لائبریریوں میں کوشش کریں اور کتاب خرید کر لائبریریوں میں رکھوائی جائے اور جماعت کے دوست اس بارے میں کوشش کریں اور کتاب خرید کر لائبریریوں میں رکھیں ۔ خود پڑھیں اور اور دوسروں کو پڑھائیں ۔ کتاب کی قیمت مبلغ ایک سو روپیہ ہے کیونکہ یہ ایک فنی کتاب ہے اس لئے دوستوں کی خاص توجہ کے لائق ہے ۔

۲ ۔ اپنے اپنے علاقہ یا ملک کی یونیورسٹیوں سے متعلق معلومات فراہم کریں جو علم لسانیات کا مضمون پڑھاتی ہوں ۔ ان سے رابطہ قائم کریں اور ان کی لائبریریوں کو یہ کتاب خریدنے کی تحریک کریں ۔

۳ ۔ مختلف یونیورسٹیوں اور کالجوں کے احمدی طالب علم یا اساتذہ شعبہ لسانیات کے اساتذہ سے ذاتی رابطہ قائم کر کے انہیں کتاب مہیا کریں

۴ ۔ وسیع تر اور مناسب اشاعت کے سلسلہ میں کسی کے ذہن میں کوئی مفید مشورہ ہو تو براہ راست مکرم شیخ صاحب کی خدمت میں ارسال کریں پتہ حسبِ ذیل ہے

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ
گلی وکیلاں کچہری روڈ فیصل آباد ۔

۵ ۔ مختلف اخبارات اور علمی ادبی رسائل میں خطوط یا تبصرے لکھ کر اس کتاب کی طرف اہلِ

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذہنوں کو جلا دینے والے افکارِ عالیہ

ادارہ الفضل حضرت مصلح موعود کی کتب ، خطبات و تقاریر وغیرہ میں سے دلچسپ اور سبق آموز واقعات قارئین کرام کی خدمت میں پیش کر رہا ہے ۔ مندرجہ ذیل واقعہ "خطبات محمود" جلد اوّل (شائع کردہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ) سے ماخوذ ہے ۔ (ادارہ)

" انجیل میں حضرت مسیحؑ نے ایک واقعہ مثال کے طور پر بیان کیا ہے ۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کے کئی بیٹے تھے اس نے بہت سا مال ان میں تقسیم کیا اور ہر ایک کو اپنی زندگی میں ہی ایک معقول رقم دی تا مرنے کے بعد فساد نہ ہو اور جھگڑا پیدا نہ ہو ۔ اس کے بیٹے مال لے کر مختلف جہات کو گئے اور انہوں نے مختلف ذرائع سے اپنے اموال کو بڑھایا اور فائدہ اٹھایا مگر ایک لڑکے نے اپنا روپیہ اپنی غفلت اور سستی اور غلط کاری و عیاشی کے باعث تمام کا تمام ضائع و برباد کر دیا اور کچھ بھی اس کے پاس باقی نہ رہا ۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ وہ بھوکا اور ننگا ہو گیا اور مجبوراً اسے ایک سؤر پالنے والے کی ملازمت اختیار کرنی پڑی ۔ آخر ایک دن اس کے دل میں خیال آیا کہ میرے باپ کے کئی نوکر چاکر ہیں وہ ان کو کھانا کھلاتا ہے اور کپڑے پہناتا ہے اگر میں بھی واپس جاؤں تو کیا وہ مجھے کھانے اور پہننے کو نہ دے گا ۔ اس خیال سے وہ واپس آیا اور شرم کے مارے اپنے باپ کے سامنے تو نہ گیا بلکہ اس کے نوکروں میں بیٹھ گیا ۔ کسی نے اس کے باپ کو اطلاع کر دی ۔ حضرت مسیحؑ فرماتے ہیں ۔ بتاؤ اس کے باپ نے یہ خبر پا کر کیا کیا ہوگا ؟ فرماتے ہیں اس نے فوراً ایک موٹا تازہ بکرا منگایا اور قربانی کی اور اس کے واپس آنے کی بہت بڑی خوشی منائی نوکروں میں سے اٹھا کر عزت کی جگہ بٹھلایا تب اس کے دوسرے بیٹوں نے باپ سے کہا کہ ہم بھی آپ کے لڑکے تھے اور ہم نے آپ کے مال کی حفاظت کی اور خوب اس کو بڑھایا مگر آپ نے ہمارے آنے پر اسقدر خوشی کا اظہار نہیں کیا جس قدر کہ اس لڑکے کے آنے پر اور اس کے لئے موٹا بکرا ذبح کیا ۔ مگر ہمارے لئے ایک دبلی بکری بھی ذبح نہ کی اس پر ان کے باپ نے کہا کہ تمہاری غلطی ہے تم کھوئے نہ گئے تھے کہ میں نے تم کو پایا مگر یہ میرا بیٹا کھویا گیا تھا اور اب میں نے اسے پایا ہے پس اس کے آنے پر اسقدر خوشی ہونی چاہیئے تھی .....

..... حضرت مسیحؑ جب دنیا میں مبعوث ہو کر آئے اس وقت بنی اسرائیل کے سوا باقی اکثر اقوام میں صلاحیت و تقویٰ ۔ نیکی اور دینداری موجود تھی ۔ اور روحانی پانی ان کو سیراب کرتا تھا ۔ جیسا کہ حضرت مسیحؑ کی مثال سے مستنبط ہوتا ہے کہ باپ کے بیٹے قابل ، لائق ، ہونہار اور فرمانبردار موجود تھے صرف ایک گمراہ تھا جس کا ذکر کر کے حضرت مسیحؑ نے بنی اسرائیل کو بتایا ہے کہ بنی اسرائیل کی مثال اس نالائق اور نادان بیٹے کی سی ہے اور کہ آپؑ اس قوم کی اصلاح کو مبعوث ہوئے ہیں

(خطبات محمود جلد اوّل صفحہ ۳۳ - ۳۵ شائع کردہ فضل عمر فاؤنڈیشن)

مال ہو پاس تو دو اس سے زکوٰۃ و صدقہ
فکرِ مسکیں رہے تم کو غمِ ایام نہ ہو

مندرجہ بالا شعر میں حضرت المصلح الموعود نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر کسی دوست کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت جیسی عظیم الشان نعمت کے علاوہ دنیاوی اموال سے بھی نوازا ہے تو زکوٰۃ و صدقہ کی ادائیگی میں کبھی کوتاہی نہ کرے ۔ بلکہ یتامیٰ و مساکین کا خیال ہمیشہ مدنظر رکھے اور یہ غم نہ کرے کہ اگر اپنے اموال سے غرباء کی مدد کرے گا تو اس کا وہ پیسہ کم ہو جائے گا ۔

اس میں شک نہیں کہ بہت سے صاحب نصاب احباب اپنی واجب الادا زکوٰۃ بڑے فکر و اہتمام سے مرکز میں از خود بھجوا دیتے ہیں مگر دیکھا گیا ہے کہ بعض دوستوں سے مسائل کی لاعلمی کے باعث سستی ہو جاتی ہے ۔ ایسے احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ جلد ارسال مرکز فرمائیں تاکہ مستحقین کی امداد ہو سکے ۔

جملہ عہدیداران جماعت کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ وصولی زکوٰۃ کی طرف خاص طور پر توجہ فرمائیں ۔ اور صاحب نصاب احباب سے زکوٰۃ وصول کر کے خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروا کر عنداللہ ماجور ہوں ۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطاب حضور ایدہ اللہ - صفحہ اوّل سے آگے

وسلم نے فرمایا ہے کہ امتِ مسلمہ کے لئے گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک برکت رکھی گئی ہے۔ یہ جو عرب گھوڑے ہیں جن میں عرب خون ہوتا ہے ان کے جسموں میں اور ان کے خون میں یہ برکت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کے ذریعہ پہنچی ہے۔ ایک صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے دیکھا کہ نبی کریمؐ اپنے گھوڑے کی مالش اپنے ہاتھ سے کر رہے ہیں جاں نثار صحابہؓ یہ دیکھ کر آگے بڑھے کہ حضورؐ خود یہ کام نہ کریں اور ہمیں یہ خدمت انجام دینے کی عزت بخشیں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کل گھوڑوں کی نگہداشت میں کچھ کمی رہ گئی تھی۔ خدا تعالیٰ نے مجھے اس طرف توجہ دلائی ہے اس لئے میں اپنے ہاتھ سے گھوڑے کی مالش کر رہا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گھوڑوں کی جس نسل کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسقدر پیار ملا ہے وہ برکتوں سے بھری ہوئی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ انسان کی بعض کمزوریوں کی گھوڑا اصلاح کرتا ہے۔ عرب گھوڑا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کردہ برکت کے طفیل اپنے اندر غیر معمولی صفات رکھتا ہے۔ عرب گھوڑے آپس میں لڑتے بالکل نہیں۔ ویسے بھی گھوڑے عام طور پر نہیں لڑتے۔ حضور نے فرمایا کہ کتابوں میں میں نے یہ پڑھا ہے کہ میدانِ جنگ میں ایک سپاہی گھوڑا بھگاتا ہوا پہنچا اور چھلانگ مار کر لڑائی میں شامل ہو گیا اور سواروں کے نر گھوڑے اور جوان گھوڑیاں باہم پاس پاس کھڑی رہیں۔ جانور ہونے کے باوجود ان سے کوئی نازیبا حرکت سرزد نہیں ہوئی۔ جو چیز انسان بھول گیا عرب گھوڑے نے اُسے یاد کروا دی۔

حضور نے عربی گھوڑے پالنے اور عربی گھوڑوں سے مزید نسل حاصل کرنے کی تلقین فرمائی تاکہ زیادہ سے زیادہ اس نسل کے گھوڑے ہوں جس نسل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے برکت پائی ہے۔

حضور نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ہدایت فرمائی کہ وہ نوجوانوں کو موسلا دھار بارش میں بھی گھوڑوں پر سواری کرنے کا عادی بنائیں۔ حضور نے تجویز فرمایا کہ مثلاً مانگٹ سے دو تین گھوڑ سوار روانہ ہوں اور پچاس میل دور کسی گاؤں جائیں۔ اسی طرح ادرحمہ والے موسلا دھار بارش میں کسی اور طرف نکلیں۔ حضور نے فرمایا بارش کچھ نہیں کہتی۔ یہ محض دل کا وہم ہے اور یہ وہم جماعت احمدیہ نے دور کیا ہے۔ اس ضمن میں حضور نے دورہ مغرب ۱۹۸۰ء کا ذکر کرتے ہوئے غانا کے ایک واقعے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ آٹھ دس ہزار آدمی میری تقریر سننے کے انتظار میں تھے۔ سرد ہوا چل رہی تھی اوپر سے بارش شروع ہو گئی اور ایسے میں کسی کو نمونیہ ہو جانے کا خطرہ محسوس نہیں ہوا کوئی مرد یا کوئی عورت اپنی جگہ سے نہ ہلی اور ان کی یہ حالت دیکھ کر میں بھی مائیک ہاتھ میں پکڑ کر شامیانے سے باہر نکل آیا۔ اس موقع پر حضور نے حضرت مصلح موعود کے دور کا ایک واقعہ سنایا کہ ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے آخری دن بڑی تیز بارش آگئی۔ حضرت مصلح موعود تقریر فرماتے رہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اُس وقت پنڈال سے باہر نکل کر سامنے آکر کھڑا ہو گیا اور میرے ساتھ ایک اور دوست میجر حبیب اللہ صاحب بھی کھڑے ہو گئے اور میں سارا وقت بارش میں بھیگتا رہا اور وہاں کھڑا رہا تاکہ اپنے زمیندار دوستوں کو بتا سکوں کہ میں بھی کھڑا ہوں بارش میں تم بھی کھڑے رہو۔

حضور نے آخر میں فرمایا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں احمدیت کا اور خلافت کا مقام سمجھنے کی توفیق دے۔ اگر خلیفۂ وقت انتہائی پیار کرتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ شوخیاں کرنے لگو۔ مجھ میں جتنی طاقت پیار کرنے کی ہے اتنی ہی طاقت اصلاح سختی کرنے کی بھی ہے۔ اس لئے کہ میں خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا اور ہر احمدی کو ایسا ہی ہونا چاہیئے اور خدا تعالیٰ کی طرف جھکنا چاہیئے اور یہ سوچنا چاہیئے کہ ہم کہاں تھے اور وہ ہمیں اٹھا کر کہاں سے کہاں لے گیا۔

حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اللہ کے فضل اور اس کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں اس کے شکر گزار اور مطیع ہوں ناشکرے اور اس کی جماعت سے نکلنے والے نہ ہوں اور جس طرح (حضرت اقدس ..... ناقل) کی بعثت کے بعد سے آج تک اللہ تعالیٰ ہم پر اس بارش سے بھی زیادہ تیز بارش اپنے فضلوں کی کرتا رہا ہے آئندہ اس سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ اپنے فضلوں کی بارش وہ ہم پر نازل کرتا رہے اور ہم کبھی بھی اس کے غضب کو حاصل کرنے والے نہ ہوں بلکہ ہمیشہ اس کے پیار کو حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین!

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور نے جملہ احباب کے ہمراہ کھانا تناول فرمایا۔ کھانے کے اختتام پر حضور نے پھر دعا کروائی اور اس طرح یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

○

ٹورنامنٹ - صفحہ اوّل سے آگے

پڑھا۔ اس کے بعد صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ محترم محمود احمد صاحب نے آٹھویں سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کی رپورٹ پڑھی۔ انھوں نے بتایا کہ اس ٹورنامنٹ کا مقصد اشاعتِ دینِ حق کے لئے ہر قسم کے وسائل کو بروئے کار لانا ہے اس کا آغاز سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۷۳ء میں فرمایا تھا اور ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کو عملی شکل دینے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ کی توجہ۔ دعا۔ راہ نمائی۔ ہدایات اور مشورے مشعلِ راہ رہے ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ امسال ۱۵۵ گھوڑے ٹورنامنٹ میں شامل ہوئے جبکہ اس سے پہلے گذشتہ سالوں میں زیادہ سے زیادہ ۱۲۴ گھوڑے شامل ہوتے رہے۔ اس دفعہ سب سے زیادہ گھوڑے لانے والی جماعت ادرحمہ ضلع سرگودھا کی جماعت ہے۔ وہاں کے احباب ۳۸ گھوڑے لائے اور سب سے زیادہ گھوڑے لانے والا ضلع۔ ضلع سرگودھا ہے جہاں سے ۷۰ گھوڑے شامل ہوئے ہیں۔

انھوں نے کہا کہ ہم خوشی سے یہ اعلان کرتے ہیں کہ مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب اپنی والدہ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدھا کی طرف سے ایک ٹرافی ہر سال دیں گے جو اس جماعت کو دی جائے گی جس کے سوار ٹورنامنٹ میں بحیثیت مجموعی سب سے زیادہ انعام حاصل کریں گے۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائش کا مقابلہ جیتنے والوں کے علاوہ جج صاحبان کو بھی انعامات تقسیم فرمائے۔ جن جج صاحبان کو انعام دیئے گئے ان میں کرنل ریٹائرڈ دلدار احمد، ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان، ڈاکٹر ریاض محسن بھٹی۔ ڈاکٹر مبشر احمد طاہر اور میجر ڈاکٹر محمود احمد صاحب شامل تھے۔

بقیہ:- اخبارِ احمدیہ

۵ جون ۱۹۸۱ء کو کوئٹہ میں محترم شیخ محمد حنیف صاحب نے خود ہی ۲۵ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا تھا۔ عزیزہ ناہید حنیف سلمہا حضرت شیخ کریم بخش صاحب آف کوئٹہ کی پوتی ہیں اور مکرم عبدالواسع صاحب حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب قادیانی کے پوتے ہیں۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا فرمائیں۔

احباب جماعت کے لئے رُوحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمی روحانی منصوبے کی کامیابی کے لئے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے لئے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص پروگرام تجویز فرما رکھا ہے جو درج ذیل ہے۔

۱۔ جماعت کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔

۲۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر نماز فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

۳۔ کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ کی دعا غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

۴۔ درود شریف اور تسبیح و تحمید (سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ) نیز استغفار کا ورد روزانہ ۳۳ - ۳۳ بار کیا جائے۔

۵۔ مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں۔

۱۔ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

۲۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

۶۔ ان کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی تاکہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس پروگرام کے مطابق خود بھی اپنا عمل جاری رکھیں اور دوسروں کو بھی وقتاً فوقتاً تحریک کرتے رہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد - ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قارئین کرام سے التماس: ہر احمدی طالب علم نے حصول علم میں بھرپور سعی کرنی ہے۔

مہتمم امور طلباء
مجلس خدام الاحمدیہ

اظہار تشکر و درخواست دعا

تحریک جدید کے مقاصد عالیہ اور انصار اللہ کے شعبہ اصلاح وارشاد کے لئے حضور ایدہ اللہ کی منظوری سے بندہ نے ۱۱ تا ۳۰ جنوری ۱۹۸۲ء اضلاع مظفر گڑھ۔ ملتان۔ رحیم یار خان۔ سکھر نواب شاہ۔ تھرپارکر۔ حیدرآباد۔ اور کراچی کا دورہ کیا۔ ہر جماعت کے امیر و صدر صاحبان نیز انصار اللہ کے عہدیداروں اور بعض مقامات پر لجنہ اماء اللہ اور خدام کے عہدیداروں نے کمال اخلاص اور محنت سے تعاون فرمایا۔ بعض مخلصین نے دورہ میں کارہیا فرما کر دورہ کو زیادہ کامیاب بنانے کا ثواب حاصل کیا۔ ہر جگہ کے مربیان کرام بھی ہمہ وقت تعاون فرماتے رہے۔ مرکز میں بیٹھ کر بندہ نے جملہ مخلصین کو شکریہ کے خطوط لکھے ممکن ہے سہواً کچھ مخلصین کی خدمت میں اظہار تشکر نہ کر سکا ہوں اس لئے ان سطور میں سب کا دلی شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جزاھم اللہ فی الدارین خیراً

اس دورہ میں جن مخلصین نے اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کے مقرر فرمودہ ٹارگٹ کو پورا کرنے کے لئے سال ۱۷/۳۸/۴۸ میں نمایاں وعدے پیش کئے ہیں ان کی فہرست درج ذیل ہے۔ قارئین کرام سے سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

۱۔	مکرم قاضی جمیل احمد پسر قاضی شریف احمد صاحب ملتان	۵۰۰/-
۲۔	" چوہدری عبدالحی صاحب ۵/۷ سیٹھ صلاح الدین صاحب ملتان	۱۰۰۰/-
۳۔	" چوہدری عبدالرزاق صاحب مرحوم منجانب چوہدری محمد اسلم صاحب کوسموس ملتان	۵۰۰/-
۴۔	" چوہدری محمد صادق صاحب جاوید لیاقت پور ضلع رحیم یار خاں	۱۰۲۰/-
۵۔	" چوہدری عبدالمجید صاحب ظفر امیر جماعت احمدیہ رحیم یار خاں	۵۰۰/-
۶۔	" چوہدری صلاح الدین صاحب المجاہد سائیکل ورکس رحیم یار خاں	۱۰۰۰/-
۷۔	" چوہدری غضنفر احمد صاحب باجوہ چک ۵۲ رحیم یار خاں	۱۰۰۰/-
۸۔	" چوہدری پرویز احمد صاحب باجوہ " " "	۱۰۰۰/-
۹۔	" چوہدری مسرت احمد صاحب باجوہ " " "	۱۰۰۰/-
۱۰۔	" صوبیدار محمد علی صاحب پنشنر گوٹھ محمد علی ضلع سکھر	۵۰۰/-
۱۱۔	" ڈاکٹر محمد حنیف صاحب سیکرٹری مال رحمان آباد باندھی	۵۰۰/-
۱۲۔	" چوہدری محمد اسلم ولد چوہدری سردار محمد صاحب مرحوم گوٹھ سردار محمد باندھی	۵۰۰/-
۱۳۔	" چوہدری انور ندیم صاحب ایڈووکیٹ نواب شاہ سندھ	۱۰۰۰/-
۱۴۔	" چوہدری محمد نواز صاحب سرا کمیشن ایجنٹ دوڑ سندھ	۱۰۰۰/-
۱۵۔	" چوہدری مقبول احمد صاحب اڈہ لاریاں نواب شاہ سندھ	۵۰۰/-
۱۶۔	" چوہدری بشیر احمد صاحب بھٹی برادر چوہدری رفیق احمد صاحب بھٹی نواب شاہ	۵۰۰/-
۱۷۔	" سید محمد میاں صاحب سادات بک ڈپو نواب شاہ سندھ	۵۰۰/-
۱۸۔	" چوہدری ناصر احمد صاحب الیکٹریشن نواب شاہ سندھ	۱۱۰۰/-
۱۹۔	" چوہدری محمد شریف صاحب دوکاندار محمود آباد فارم سندھ	۵۰۰/-
۲۰۔	" ڈاکٹر نصیر احمد صاحب پسر چوہدری محمد شریف صاحب ٹیچر ریٹائرڈ کنری پاک	۱۰۰۰/-
۲۱۔	" محمد اکبر صاحب اقبال کنری پاک سندھ	۵۰۰/-
۲۲۔	" رانا عنایت اللہ خاں صاحب زعیم انصار اللہ سندھ	۵۰۰/-
۲۳۔	" پروفیسر افتخار احمد صاحب حیدرآباد سندھ	۵۰۰/-
۲۴۔	" چوہدری سعید اللہ صاحب کاٹھگڑی حیدرآباد سندھ	۵۰۰/-
۲۵۔	" چوہدری رشید احمد صاحب بھٹی " " "	۵۰۰/-
۲۶۔	" چوہدری ناصر احمد صاحب اٹھوال " " "	۵۰۰/-
۲۷۔	" چوہدری محمد شریف صاحب ارائیں ٹنڈو الہ یار	۱۰۰۰/-
۲۸۔	" چوہدری بشیر احمد ولد چوہدری عبدالغنی صاحب کھپرو سندھ	۵۱۰۰/-
۲۹۔	" چوہدری سلیم احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ سانگھڑ سندھ	۵۰۰/-
۳۰۔	" چوہدری عبدالماجد صاحب فضل عمر سروس سانگھڑ سندھ	۵۰۰/-
۳۱۔	مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ شہر سانگھڑ سندھ	۵۰۱/-
۳۲۔	" بیگم صاحبہ چوہدری عبدالغنی صاحب سانگھڑ سندھ	۵۰۵/-
۳۳۔	" بیگم صاحبہ چوہدری خلیل احمد صاحب امیر ضلع سانگھڑ سندھ صدر لجنہ اماء اللہ شہدادپور	۵۰۵/-
۳۴۔	" بیگم صاحبہ چوہدری رفیق احمد صاحب کمیشن ایجنٹ شہدادپور	۵۰۰/-
۳۵۔	مکرم چوہدری منظور احمد صاحب زعیم انصار اللہ احمد پور براستہ شہدادپور	۵۰۰/-
۳۶۔	" چوہدری رشید احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ فتح پور " " "	۵۰۰/-
۳۷۔	" مستری عبداللطیف و محمد رفیق صاحبان پسران مستری منیر احمد صاحب قاضی احمد سندھ	۵۰۰/-
۳۸۔	" فضل محمد خاں صاحب نیازی مورو سندھ	۱۰۰۰/-
۳۹۔	" چوہدری منور علی صاحب باجوہ باندھی	۱۰۰۰/-
۴۰۔	" چوہدری جمیل احمد صاحب باندھی	۵۰۰/-
۴۱۔	" چوہدری غلام احمد غفار احمد برادران شہباز آٹو ورکز ونڈی	۵۰۰/-
۴۲۔	" چوہدری عبدالرزاق صاحب جننگ فیکٹری بھریا روڈ سندھ	۱۰۰۰/-

(وکیل المال اول تحریک جدید)

انعامی مقابلہ مضمون نویسی

امسال مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اطفال و ناصرات کے لئے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "سیرت حضرت علیؓ" مقرر کیا گیا ہے۔ اوّل، دوم اور سوم آنے والے مضامین پر ۲۰۰/-، ۱۵۰/-، اور ۱۰۰/- نقد انعامات مقرر ہے۔

شرائط درج ذیل ہیں۔

- پتہ اور حوالہ جات مکمل اور صاف صاف درج ہونے چاہئیں۔
- مضمون دو ہزار الفاظ سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے۔
- مضمون ۳۱ جولائی سے قبل ناظم صاحب اطفال اور سیکرٹری صاحبہ ناصرات کی تصدیق سے مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچ جانے چاہئیں۔ (سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان دار القضاء

مکرم غلام رسول صاحب سکنہ ڈھپئی ڈاک خانہ کوٹلی لوہاراں شرقی تحصیل و ضلع سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب مکرم ماسٹر غلام حیدر صاحب وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کی ذاتی امانت ۷۰۵۶/۳۰B-۱۰۲ صدر انجمن احمدیہ میں اس وقت مبلغ ۱۲۷۰/۴۲ روپے جمع ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی جنہیں رقم مذکور مجھے ادا کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (۱) غلام فاطمہ صاحبہ بیوہ (۲) غلام نبی صاحب (۳) مرتضیٰ احمد صاحب (۴) خورشید اختر صاحبہ (۵) زاہدہ پروین صاحبہ (۶) ظہور اختر صاحبہ (۷) نسیم اختر صاحبہ (۸) مبشر احمد صاحب (۹) شمیم اختر صاحبہ (۱۰) مجتبیٰ احمد صاحب (۱۱) نفیس احمد صاحب۔ (۱۲) غلام مصطفیٰ صاحب۔ لہٰذا درخواست کے مطابق فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے

(ناظم دار القضاء ربوہ)

گمشدہ رسید بکس

۵ فروری ۱۹۸۲ء کو مندرجہ ذیل رسید بکس گم ہو گئی ہیں۔ تمام محبات سے درخواست ہے کہ ان رسید بکوں پر چندہ نہ لیں۔ رسید بکس نمبر مندرجہ ذیل ہیں:-

۲۶۵ — ۴۱۴ — ۹۴۱ — ۲۱۲

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۴۹۳۵

میں بشریٰ نسیم زوجہ حکیم بشیر احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ۷۱ کینال کالونی بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۱ء-۱۰-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر -/۳۰۰ روپے وصول شدہ

۲۔ سلائی مشین -/۲,۰۰۰ روپے

۳۔ زیورات طلائی۔ انگوٹھی ایک عدد وزنی ۴ ماشہ۔ کانٹے طلائی جوڑی ۶ ماشے۔ کڑے جوڑی وزنی ۱½ تولہ مالیتی ساڑھے چار ہزار

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے چار سو روپے ماہوار بصورت سلائی مشین مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ بشریٰ نسیم اہلیہ حکیم بشیر احمد ۷۱ کینال کالونی بہاولپور۔

گواہ شد:۔ چوہدری غلام احمد امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع بہاولپور وصیت ۱۹۹۸۴

گواہ شد:۔ نذیر احمد وصیت ۱۸۲۶۵ بہاولپور۔

مسل نمبر ۲۴۹۳۶

میں امۃ الحفیظ بیگم بنت غلام محمد صاحب پوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ قوم جٹ مہار پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن پوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۱-۹-۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ پانچ ایکڑ زرعی زمین مالیتی -/۴۵,۰۰۰ روپے

اس وقت مجھے دو ہزار -/۲۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ امۃ الحفیظ بیگم پوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد:۔ غلام اللہ صدر جماعت احمدیہ پوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ

گواہ شد:۔ داؤد احمد ولد چوہدری غلام اللہ صاحب پوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۴۹۳۷

میں محمد اکرم خان ولد صوبیدار عبدالمجید صاحب قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن وائفورڈ لندن بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۱-۵-۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ مکان واقع وائفورڈ مالیتی ۴۰ ہزار پونڈ جو کہ مارگیج پر لیا ہوا ہے اور ۱۵ ہزار پونڈ میرے ذمہ ابھی قرض باقی ہے۔

۲۔ ایک لاکھ پچاس ہزار روپے پاکستان بنک میں جمع ہیں۔

۳۔ ترکہ از والد صاحب مرحوم دو لاکھ روپے

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ تین صد پونڈ ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد اکرم خان ولد صوبیدار عبدالمجید صاحب لنڈن۔

گواہ شد:۔ نسیم احمد باجوہ ولد چوہدری محمد شریف باجوہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ لنڈن۔

گواہ شد:۔ چوہدری محمد سلیمان طارق ولد ٹھیکیدار علم الدین صاحب سیکرٹری مال ساؤتھال لنڈن۔

ٹنڈر نوٹس

محکمہ انہار کے منظور شدہ ٹھیکیداران سے سربمہر ٹنڈر برائے مرمت پرانی بلڈنگیں بمقام گکی ریسٹ ہاؤس رہائشی وغیر رہائشی جو کہ دوران سال ۱۹۷۶ء اور ۱۹۷۸ء بارش سے نقصان ہوئیں۔ مطلوب ہیں۔

ٹھیکیداران کو کمپوزٹ شیڈول آف ریٹ ۱۹۷۹ء کی بنا پر فیصد ریٹ دینا ہوگا۔

کام کا تخمینہ ۲ لاکھ ۶۵ ہزار روپے ہے۔

ٹھیکیداران کو زر ضمانت -/۵۵۰۰ روپے کی بصورت ڈیپازٹ کال کسی شیڈول بنک سے داخل کرانا ضروری ہے بصورت دیگر ٹنڈر مسترد سمجھا جائے گا۔

ٹنڈر فارم ہیڈ کلرک سے زیر دستخطی کے دفتر میں بعوض مقررہ قیمت (ناقابل واپسی) حاصل کی جاسکتے ہیں۔

ٹنڈر مورخہ ۲۱/۳/۸۲ کو بوقت ۱۱ بجے دوپہر زیر دستخطی کے دفتر میں وصول کئے جائیں گے اور اسی روز حاضر ٹھیکیداران کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

کسی ٹنڈر کو بغیر وجہ بتائے منظور یا مسترد کرنے کا اختیار افسر مجاز کو ہوگا۔

کام کے اختتام کی مدت ۴ ماہ ہوگی۔ دیگر شرائط ایگریمنٹ کے مطابق ہوں گی۔

(مہتمم انہار۔ تریموں بیراج ڈویژن۔ تریموں)

(P.D. 1306)

"لسانیات"

علم کی توجہ مبذول کروائیں۔

۶۔ دعا کے ذریعہ اس نیک کام میں موصوف کی مدد کی جائے۔

حضرت شیخ صاحب موصوف کا ارادہ یہ ہے کہ ایک مستقل ٹرسٹ اس غرض سے قائم فرمائیں جو باقی تمام مسودات کی اشاعت کا بھی مستقل طور پر انتظام کرتا رہے۔ اب تک تو آپ خود ہی اپنی جیب سے زر کثیر صرف کر کے ان کتب کی اشاعت کا انتظام فرماتے رہے ہیں۔ اور طباعت کے جملہ مراحل کی بھی خود نگرانی فرماتے رہے ہیں لیکن ٹرسٹ کے قیام کے بعد انشاء اللہ ایک مستقل ادارہ ان ذمہ داریوں کو سنبھال لے گا۔

ناظمین اطفال توجہ فرماویں

۱۔ کیا آپ نے اپنی مجلس کا بجٹ اطفال مرکز میں ارسال کر دیا ہے؟

۲۔ کیا گزشتہ سہ ماہی کا تدریجی بجٹ وصول ہو چکا ہے؟

اگر جواب نفی میں ہے تو از راہ کرم توجہ فرما کر کمی کو پورا کریں۔

(سیکرٹری مال مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

آپکے کاروبار کی ترقی کے لئے الفضل میں اشتہار دینا ایک مفید ذریعہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور آگے بڑھ گیا چندہ وقفِ جدید میں مجموعی طور پر سبقت

وقفِ جدید کی مالی قربانی میں جماعت احمدیہ لاہور نے مجموعی طور ایک شاندار اور قابل قدر مثال قائم ہے اور دوسری تمام جماعتوں پر سبقت لے گئی ہے۔ خصوصیت کے ساتھ چندہ غیر مسلموں میں تبلیغ میں جماعت احمدیہ لاہور کی مساعی مثالی ہے۔ اللھم زد فزد۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ تمام مخلصین جماعت کو جنہوں نے محض للہ اس مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے اور ان تمام عہدیداران جماعت کو جن کی مسلسل محنت اور پُرخلوص جدوجہد کو نوازتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے انہیں نیکی کے اس میدان میں آگے بڑھنے کی توفیق بخشی۔ اپنی جناب سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ دنیا اور آخرت کی حسنات سے نوازے اور بیش از بیش خدمت کی توفیق بخشے آمین۔

مکرم محمد صدیق صاحب شاکر سیکرٹری وقفِ جدید جماعت احمدیہ لاہور کی اطلاع کے مطابق ذیلی تنظیموں میں سے مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ نے اس کارِ خیر میں ان کے ساتھ غیر معمولی تعاون فرمایا اور بہت محنت کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

سال ۱۳۶۰ھش بمطابق سال ۱۹۸۱ء میں وصولی چندہ وقفِ جدید میں پہلی ۱۵ جماعتوں کے اعداد و شمار کی نمبروار فہرست درج ذیل ہے۔

پندرہ بڑی بڑی جماعتوں کی فہرست وصولیات دربارہ ہر چہار مدات

وقفِ جدید بابت سال ۱۳۶۰ھش / ۱۹۸۱ء بلحاظ مجموعی وصولی نمبروار

نمبر شمار	نام جماعت	وصولی بالغان		وصولی اطفال		میزان بالغان و اطفال		غیر مسلموں میں تبلیغ		قیام مراکز / امداد مراکز		کل میزان	کیفیت
۱	لاہور	۹۳۱۷۱	۲	۳۲۰۳۹	۱	۲۵۲۱۰	۱	۲۰۳۷۶	۱	۱۷۰۷	۳	۱۴۷۲۹۳	
۲	کراچی	۱۰۸۸۶۵	۱	۱۹۸۶۴	۳	۱۲۸۷۲۹	۲	×		×		۱۲۸۷۲۹	
۳	ربوہ	۸۵۸۰۹	۳	۲۴۴۰۸	۲	۱۱۰۲۱۷	۳	۲۴۶۸	۶	×		۱۱۲۶۸۵	
۴	فیصل آباد	۲۳۰۶۱	۴	۷۹۰۷	۴	۳۰۹۶۸	۴	۶۲۲۰	۳	×		۳۷۱۸۸	
۵	راولپنڈی	۱۷۴۹۳	۶	۱۲۴۶	۹	۱۸۳۵۷	۶	۲۲۲۹	۷	×		۲۰۹۸۶	
۶	حیدرآباد	۱۸۳۱۳	۵	۱۳۵۰	۸	۱۹۶۶۳	۵	۲۵	۱۱	×		۱۹۶۸۸	
۷	کوئٹہ	۱۵۳۴۹	۷	۱۸۷۳	۵	۱۷۲۲۲	۷	۶۳۳	۹	×		۱۷۸۵۵	
۸	اسلام آباد	۷۸۶۲	۱۲	۱۶۷۳	۶	۹۵۳۵	۱۰	۴۴۰۰	۴	×		۱۳۹۳۵	
۹	ملتان	۱۱۷۹۰	۸	۱۱۳۱	۱۱	۱۲۹۲۱	۸	×		×		۱۲۹۲۱	
۱۰	سرگودھا	۹۵۵۱	۹	۸۷۹	۱۳	۱۰۷۳۰	۹	۱۲۹۴	۸	×		۱۲۰۲۴	
۱۱	شیخوپورہ	۷۸۹۶	۱۱	۱۰۱۶	۱۲	۸۹۱۲	۱۲	۲۱۱	۱۰	۲۰۰۰	۲	۱۱۱۲۳	
۱۲	سیالکوٹ	۶۰۹۴	۱۳	۱۲۰۳	۱۰	۷۲۹۷	۱۳	۲۹۱۵	۵	×		۱۰۲۱۲	
۱۳	گوجرانوالہ	۵۷۲۲	۱۴	۱۳۵۳	۷	۷۰۷۵	۱۴	×		۲۷۰۰	۱	۹۷۷۵	
۱۴	ڈیرہ غازیخان	۱۳۶۰	۵	۳۵۶	۱۴	۱۷۱۶	۱۵	۷۹۸۵	۲	×		۹۷۰۱	
۱۵	کنری پاک	۸۷۸۲	۱۰	۲۰۵	۱۵	۸۹۸۷	۱۱	×		×		۸۹۰۷	

(ناظم وقف جدید ربوہ)

جماعت احمدیہ کی ۶۳ ویں مجلس مشاورت

جملہ امراء اضلاع جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں ضروری گذارش

امسال جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت انشاء اللہ مورخہ ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ مارچ ۱۹۸۲ء / امان ۱۳۶۱ھش بروز جمعہ - ہفتہ - اتوار ربوہ میں منعقد ہوگی۔

نمائندگان شوریٰ کے **اسماء گرامی ۱۵ مارچ / امان** تک پہنچ جانے چاہئیں۔ امراء صاحبان اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ نمائندگان کا **انتخاب** جماعتوں کے **اجلاس عام** میں ہو اور **حسب قواعد** ہو۔

نمائندگان اسلامی شعار کے پابند اور باریش ہوں۔

حضور کے ارشاد (فرمودہ مجلس مشاورت ۱۹۷۶ء) کے مطابق "**ایک چوتھائی نمائندگی (۳۰) تیس سال** سے کم عمر والوں کی ہونی چاہیئے۔"

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

کوٹھی برائے فروخت

ایک دو منزلہ کوٹھی واقع آفیسرز کالونی لاہور رقبہ ۲ کنال سوا چھ مرلہ۔ سوئی گیس۔ ٹیلیفون۔ پانی موجود ہے۔ پتہ ذیل پر رابطہ کریں۔
محمد ضیاء الحق ۱۰۰-ج کیولری گراؤنڈ لاہور چھاؤنی۔ فون - ۳۷۱۳۰۴ -

ہماری دوکان، ہر قسم کے کریانہ کی مثالی دوکان
عمدہ اور سستی **سویابین** -/۶ فی کلو
اور اس کے آٹے کا واحد مرکز
رمضان کریانہ مرچنٹ گولبازار ربوہ

سیکو سیکو سیکو
جس نے دیکھا اس نے چاہا؟
سیکو سیکو سیکو